گزشتہ ماہ دسمبر کی ۶ ،۷ ، ۸ ، تاریخ کو مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں ایک اہم علمی اجتماع ندوۃ العلماء لکھنؤ میں منعقد ہوا جو شرکاء کی تعداد کے اعتبار سے اگرچہ آج کل کے ہنگامی جلسوں کی طرح نہ تھا تاہم اس حیثیت سے وہ بڑا اہم اجتماع تھا کہ نامور علماء فضلا اور مشاہیر کے علاوہ متعدد بلند پایہ اسلامی اداروں کے نمائندوں نے اس میں شرکت کی اور مقالات یا تقاریر کے ذریعہ ہند و پاک کے قافلہ سالارِ علم و فضل کو اس کے سفر آخرت اختیار کر جانے پر عقیدت وارادت کا خراج پیش کیا۔ ندوۃ المصنفین کی طرف سے مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحب عثمانی ناظم ادارہ نے شرکت کی اور "سید صاحب کی سیرت کے بعض گوشے اور میرے تاثرات" کے زیر عنوان ۳۵ ۔ ۴۰ منٹ تقریر بھی کی۔ موصوف نے بعض احباب کے اصرار پر اس تقریر کو قلمبند کر دیا ہے آئندہ اشاعت میں اسے قارئین "برہان" کی نذر کیا جا سکے گا۔

لیکن صرف اس ایک اجتماع سے مولانا کا حق ادا نہیں ہوتا۔ ضرورت ہے کہ مولانا کی ایک مستقل یادگار قایم کی جائے یہ یادگار کس قسم کی ہو اور اسے کیوں کر قایم کیا جائے یہ مشورہ کے بعد طے ہو سکتا ہے۔

"برہان" کے لئے یہ بڑی خوشی اور فخر کی بات ہے کہ گذشتہ چند اشاعتوں میں شادی کے موقع پر لڑکے کے لئے لڑکی کے والدین سے ایک معینہ رقم کے طلب کرنے کی رسم بد کے خلاف جو کچھ لکھا گیا تھا اس کا بعض حلقوں میں خاطر خواہ اثر ہوا ہے چنانچہ اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ ضلع مونگیر بہار کے ایک مقام میں خاص اس رسم بد کو ختم کرنے کے لئے مسلمانوں نے ایک انجمن قایم کی ہے اور چونکہ اس رسم کو اس نواح کی زبان میں تلک کہتے ہیں اس لئے اس انجمن کا نام انجمن تلک شکن رکھا گیا ہے۔ ضرورت ہے کہ اسی طرح کی انجمنیں اور دوسرے مقامات پر بھی جہاں اس رسم کا وجود پایا جاتا ہے قایم کی جائیں اور سرگرمی و جوش کے ساتھ اس کے کام کو شروع کیا جائے۔

اس رسم کو ختم کرنے کے لئے ایک بل ہمارے ملک کی پارلیمنٹ میں بھی پیش ہو چکا ہے۔